بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

تار کا پتہ الفضل لاہور

ٹیلیفون ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲/۸ ”

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱؍

۲۸ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۔ ۲۵ امان ۱۳۳۱ ھش ۲۵ مارچ ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۷۳

عبداللہ خان صاحب درویش کی تشویشناک علالت

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے —

قادیان سے اطلاع ملی ہے میاں عبداللہ خان صاحب پٹھان درویش کو دھاریوال ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے اس وقت تک کی تشخیص یہ ہے کہ یا تو انہیں اپنڈے سائٹس ہے یا انتڑیوں کا کینسر ہے۔ کمزوری بے حد ہو چکی ہے۔ عبداللہ خان صاحب مولوی عبدالستار صاحب المعروف بزرگ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھتیجے ہیں اور خود بھی صحابی ہیں۔ احباب انہیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

اخبار احمدیہ

- ناصر آباد سندھ (بذریعہ ڈاک) ۲۱ اور ۲۲ مارچ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

- لاہور ۲۴ مارچ۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو بلڈ پریشر کم ہونے کی وجہ سے بہت ضعف رہا۔ پاؤں پر ورم ہے۔ پیاس شدت کی لگتی ہے۔ اور دن کے کسی حصہ میں ۹۹ درجہ تک حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

- حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب مطلع فرماتے ہیں:

میں اور ڈاکٹر کرنل ضیاء اللہ صاحب کل مورخہ ۲۳ مارچ بروز اتوار حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کے طبی معائنہ کے لئے ربوہ گئے۔ گزشتہ دو ہفتے سے ان کو بخار کی شکایت رہی ہے۔ بخار گزشتہ دو دنوں سے کم ہو رہا ہے۔ نقاہت اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اور کسی قدر دل پر بھی اثر ہے۔ مگر نبض اور عام حالت تسلی بخش ہے۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اس بابرکت وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔

صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ اسلام کی لنڈن سے روانگی

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ اسلام افریقہ سے پاکستان تشریف لاتے ہوئے مورخہ ۲۲ مارچ کو لنڈن سے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

مصر میں ایوان نائبین کو توڑ کر نئے انتخابات کا حکم دے دیا گیا

قاہرہ ۲۴ مارچ شاہ فاروق نے مصر کے ایوان نائبین کو توڑ دینے کا حکم دے دیا ہے۔ واضح رہے کہ ایوان نائبین میں وفد پارٹی کی اکثریت تھی۔

مزید اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مصر میں ۱۸ مئی کو انتخابات شروع کر دیئے جائیں گے۔ اور ۲۱ مئی کو نئی پارلیمنٹ معرض وجود میں آجائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر کے موجودہ وزیر اعظم ہلالی پاشا ایک نئی پارٹی بنا کر انتخابات میں حصہ لیں گے۔ اس پارٹی میں آزاد ارکان اور دیگر مختلف پارٹیوں کے ارکان کے علاوہ وفد پارٹی کے متعدد ممبروں کی شمولیت کی بھی امید کی جاتی ہے۔

۴۴ مسئلہ ہے اور اسی اعتبار سے اس پر غور ہونا چاہیئے:

- کلکتہ ۲۴ مارچ کل کلکتہ ایک شدید آندھی کی زد میں آگیا

ترقی یافتہ اقوام کو خود غرضی کی بجائے تمام انسانیت کی خدمت کو اپنا نصب العین بنانا چاہیئے

کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

کراچی ۲۴ مارچ - آج صبح الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان نے منصوبہ کولمبو کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کا افتتاح فرمایا۔ اس اجلاس میں ۱۶ ممالک کے نمائندے شامل ہوئے۔ افتتاح سے پہلے آپ نے لنکا کے وزیر اعظم ڈاکٹر سنانائکے کی اچانک وفات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی ان قابل قدر سرگرمیوں کا تذکرہ کیا۔ جو وہ منصوبہ کولمبو کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کرتے رہے۔

وزیر اعظم پاکستان نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا مجھے امید ہے کہ منصوبہ کولمبو کے نتیجہ میں دنیا کی پسماندہ اقوام کی حالت بہتر ہو جائے گی۔ اور ضروریات زندگی کی تیاری اور ان کی تقسیم میں یکسانیت پیدا ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا دنیا کے ایک محدود حصے کی ترقی سے باقی حصوں کے عوام کی بے چینی دور نہیں ہو سکتی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ترقی یافتہ اقوام خود غرضی اور قومی مفاد کے خیالات سے بالا ہو کر بلا امتیاز انسانیت کی خدمت کو اپنا نصب العین بنائیں۔ وزیر اعظم نے کولمبو پلان میں شامل ہونے والے نئے ارکان برما اور نیپال کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس امر پر اظہار اطمینان فرمایا کہ کولمبو پلان کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے پسماندہ اقوام کی فلاح و بہبود کی طرف زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر گراہم جنیوا روانہ ہو رہے ہیں

کراچی ۲۴ مارچ۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر گراہم نے آج صبح پاکستان کے وزیر اعظم چوہدری ظفر اللہ خان سے پھر ملاقات کی جو دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ ڈاکٹر کل صبح بذریعہ طیارہ جنیوا واپس جا رہے ہیں۔

وزیر اعظم لنکا فراخ دل روشن دماغ اور بے لوث مدبرین میں سے تھے
چوہدری مشتاق احمد باجوہ سابق امام مسجد لنڈن کا بیان

ربوہ ۲۴ مارچ - جماعت احمدیہ کے بیرونی مشنوں کے سیکرٹری چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن نے ڈاکٹر سنانائکے وزیر اعظم لنکا کی وفات پر ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا مجھے ڈاکٹر سنانائکے کی اچانک موت کی خبر سنکر سخت صدمہ ہوا۔ آپ روشن دماغ - فراخدل اور بے لوث مدبروں میں سے تھے۔ اور بہت بڑے محب وطن تھے۔ جب ۱۹۴۹ء میں بمقام لنڈن جماعت احمدیہ کا وفد میری سرکردگی میں ان سے ملا تو انہوں نے اپنے ملک میں مکمل مذہبی آزادی اور اقلیتوں کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کی خواہش کا اظہار کیا تھا

باجوہ صاحب نے بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا مجھے وہ وقت یاد ہے کہ جب انہوں نے قرآن کریم کا ایک نسخہ نہایت احترام سے قبول کیا تھا اور سیلون کی جماعت احمدیہ کے متعلق دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ آپ نے آخر میں فرمایا کہ وزیر اعظم لنکا کے عزیز و اقارب سیلونی پارلیمنٹ اور عوام ہی ان کی سوگ نہیں منا رہے۔ بلکہ دنیا بھر کے اور بھی بہت سے لوگ اس ماتم میں ان کے ہم نوا ہیں

۴ ایران میں مصالحت نہ ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ایران تیل کے مسئلہ کو ایک سیاسی مسئلہ تصور کرتا ہے۔ حالانکہ ہمارے نزدیک یہ ایک صنعتی اور ۴۴

— مختصرات —

- کلکتہ ۲۴ مارچ۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے انڈین یونین کی صدارت کے لئے دوبارہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کا نام پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے نائب صدر کے لئے ایس۔ آر۔ رادھا کرشن سفیر ہند متعینہ روس کا نام تجویز کیا گیا ہے

- سرینگر ۲۴ مارچ مقبوضہ کشمیر کی مجلس دستور ساز میں یہ تجویز زیر غور ہے کہ مقبوضہ کشمیر کو ایک خود مختار جمہوریہ بنا دیا جائے۔

- نیویارک ۲۴ مارچ - عالمی بنک کے ایک لیڈر نے جو ایران کے ساتھ مذاکرات میں حصہ لے چکے ہیں ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی بنک اور ۴

زبان کی آڑ میں حکومت مشرقی بنگال کا تختہ الٹنے کی سازش

ڈھاکہ ۲۴ مارچ - وزیر اعظم مشرقی پاکستان مسٹر نور الامین نے ایک بیان میں کہا وطن دشمن عناصر زبان کے مسئلے کی آڑ لے کر مشرقی بنگال کا تختہ الٹنے کی سازش کر رہے تھے۔ یہ عناصر دھمکیوں اور فتنہ و فساد کے ذریعہ بنگلہ زبان کی اس جائز حمایت پر بھی پانی پھیر دینا چاہتے تھے جو بنگال اسمبلی نے کی ہے۔ آپ نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ حکومت نے بروقت سختی کے ساتھ اس فتنہ کو کچل دیا۔ اور فسادی عنصر کو گرفتار کر لیا:

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۵۲ء

عرب ممالک کے مفادات کا تحفظ

عظام پاشا عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری نے اپنے ایک حالیہ بیان میں کہا ہے کہ "جب تک عرب اقوام کے قومی دعاوی حقوق اور مفادات محفوظ نہ ہو جائیں گے۔ وہ کسی غیر ملکی سکیم میں جو مشرق وسطی کے دفاع کے لئے ہو حصہ نہیں لیں گے۔ یہ آواز جہاں فطری ہے وہاں اس امر کا بھی پتہ دیتی ہے کہ عرب اقوام کو جو تلخ تجربہ مغربی اقوام کی خود غرضیوں کا ماضی قریب میں ہوا ہے۔ اس نے ان کو اب کافی چوکس کر دیا ہے۔ اور محض خوشنما وعدوں سے ان کو بہلا کر اپنی مطلب برآری کر لینا اتنا آسان نہیں رہا۔

بے شک مشرق وسطی کے دفاع میں عرب اقوام کو براہ راست دلچسپی ہے اور قدرتاً وہ چاہتی ہیں کہ ہر طرح کی غیر ملکی مداخلت سے محفوظ رہ کر انہیں اپنے اندرونی اور بیرونی حالات سے سنوارنے کا موقعہ دستیاب ہو۔ مگر انہی مقاصد کے پیش نظر وہ یہ بھی چاہتی ہیں کہ جن اقوام سے مل کر وہ مشرق وسطی کا دفاع کسی آئندہ جارحانہ اقدام کرنے والی قوم کے مقابلہ میں ضروری خیال کریں۔ خود ان اقوام کی دستبرد سے بھی محفوظ و مامون ہوں جو بطور خود اس میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ اور ان سے تعاون کا مطالبہ کرتی ہیں۔

عرب ممالک کے لئے روس ہو یا برطانیہ فرانس ہو یا امریکہ سب کے سب یکساں طور پر بیگانے ہیں۔ مشرق وسطی کا دفاع ان کے نزدیک اسی وقت قابل اعتنا ہو سکتا ہے۔ جب اس کا مقصد ان کی اپنی حفاظت بھی ہو نہ کہ صرف ان غیر ملکیوں کی حفاظت جو محض اپنی اغراض کیلئے مشرق وسطی کے دفاع کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے اگر امریکہ برطانیہ یا فرانس اس معاملہ میں عرب ممالک کا تعاون چاہتے ہیں۔ تو چونکہ مشرق وسطی کے دفاع کا معاملہ بنیادی طور پر عرب ممالک کا ہی معاملہ ہے۔ انہیں اپنی نیک نیتی غیر مشتبہ طور پر ثابت کرنے کے لئے عملی اقدام لینا چاہیئے اور تمام عرب ممالک کی آزادی اور حق خود اختیاری کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ اور ان کو پورا خود مختار سمجھ کر ان کے ساتھ اس سطح پر نئے رضامندانہ معاہدات کرنے چاہئیں جس طرح کے معاہدات مثلاً خود ان کے اپنے درمیان ہیں۔ جن میں ذرا بھی جبر و اکراہ یا غیر مساویانہ انداز کا شبہ تک نہ ہو۔ اس وقت اس کا عملی ثبوت دینے کے لئے جو کم سے کم ان کو کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ برطانیہ کو مصر اور فرانس کو ٹیونس کے دعاوی فوراً تسلیم کر لینے چاہئیں۔

اس نقطۂ نظر سے مشرق وسطی کے دفاع کا سوال صرف عرب ممالک کا ہی سوال نہیں ہے بلکہ یہ تمام اسلامی ممالک کا سوال ہے جس طرح عرب ممالک کے دعاوی حقوق اور مفادات تمام اسلامی دنیا کے دعاوی حقوق اور مفادات کے ساتھ وابستہ ہیں اسلئے یہ سوال سب کے لئے اہم حیثیت رکھتا ہے اور تمام اسلامی ممالک کا متحدہ محاذ ہی اس میں کامیابی کا ضامن ہو سکتا ہے۔ کوئی ایک ملک یا چند ممالک کا گروپ دوسرے متعلقہ ممالک سے تعاون کئے بغیر اپنی تنہا جدوجہد سے خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ جب تک مغربی مفادات کا مقابلہ متحدہ محاذ کے مظاہرے سے نہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک کسی ملک یا گروپ کے دعاوی حقوق اور مفادات محفوظ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ حال میں اسلامی ممالک کی جو مشاورتی کانفرنس پاکستان میں ہو رہی ہے۔ وہ تمام اسلامی ممالک کے دعاوی حقوق اور مفادات کی حفاظت کے مسئلہ پر بھی غور و خوض کرنے کے لئے ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس کے انعقاد کی اصل غرض یہی ہے کہ اسلامی ممالک کی بہبودی کے لئے تدابیر سوچی جائیں۔ تاکہ ان کے بروئے کار لانے کے لئے اپنی متحدہ طاقت کا استعمال باحسن طریق کیا جا سکے۔

اے احمدی تجھے مبارک ہو کہ تبلیغ کا مقدس فریضہ تجھے سونپا گیا ہے۔ اپنی ذمہ داری کا احساس کر۔

(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ)

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی علالت

از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت اماں جان (حضرت ام المومنین علیہا السلام) کی صحت دن بدن گر رہی ہے۔ قریباً ایک ماہ سے بخار ہے۔ بخار اتارنے کی دوا دی جاتی ہے تو بخار اترتا ہے۔ اور ضعف بے انتہا ہو جاتا ہے۔ مگر بخار پھر ہو جاتا ہے۔ ایک دن کے لئے اترا تو دوسرے روز یا شام سے ہی پھر ٹمپریچر بڑھنے لگتا ہے۔ عام کمزوری کچھ زیادہ ہے سخت پریشانی کے دن ہیں۔ حضرت اماں جان صرف ہماری ہی نہیں آپ سب کی ماں ہیں۔ تمام احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درد دل کی دعاؤں کی التجا ہے

نیز حضرت اماں جان کے لئے ایک ہمدرد مستعد۔ محنتی سمجھدار خادمہ کی اشد ضرورت ہے۔ احباب اپنی اپنی جگہ تلاش کر کے مطلع کریں۔ مبارکہ

عہدیداران جماعت احمدیہ متوجہ ہوں

میزانیہ صدر انجمن احمدیہ سال ۵۳-۱۹۵۲ء طبع کروا کر جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ جو اصحاب جماعتوں کی طرف سے نمائندہ منتخب ہو کر مجلس مشاورت کی تقریب پر تشریف لائیں وہ اپنی جماعت سے میزانیہ کی کاپی ساتھ لیتے آئیں کیونکہ کاغذ کی گرانی کے پیش نظر میزانیہ کی کاپیاں محدود تعداد میں طبع کروائی گئی ہیں اور مشاورت کے موقع پر انہیں دوبارہ نہیں مل سکیں گی (نظارت بیت المال)

سیرۃ النبیؐ کے جلسہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر

غار حرا میں نازل ہونیوالی پہلی وحی ہی بتا رہی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس بلند کیریکٹر کے مالک تھے

سیرت النبیؐ کے جلسوں میں ہر فرد کو شامل ہونا چاہیئے تا معلوم ہو کہ تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت ہے

فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۵۱ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

تشہد۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں آج محض اس غرض کے لئے جلسہ میں آگیا ہوں۔ کہ مجھے عرصہ سے سیرت النبیؐ کے جلسوں میں بولنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ورنہ

میری صحت

اس امر کی اجازت نہیں دیتی تھی کہ میں جلسہ میں آؤں۔ اور تقریر کروں۔ میرا گلہ بیٹھا ہوا ہے اور کھانسی کی شکایت ہے۔ کل بخار بھی رہا ہے اور اس سے پہلے بھی بخار آتا رہا ہے۔ اس لئے میرے لئے کھڑا ہونا مشکل ہے۔ پس میری یہاں آنے کی اصل غرض یہ نہیں کہ میں کوئی تقریر کروں۔ تقریریں لوگ کرتے ہی ہیں۔ بلکہ میری یہاں آنے کی غرض حصول برکت تھی۔ جو اس قسم کے جلسوں میں شمولیت کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ میں جب یہاں پہنچا تو اس بات کو دیکھکر مجھے

سخت افسوس ہوا۔

کہ اکثر لوگوں نے اس بارہ میں بے توجہی سے کام لیا ہے۔ جو لوگ جلسہ میں حاضر ہیں۔ وہ ربوہ کی آبادی کے تیسرے حصہ سے بھی کم ہیں۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ہم باہر تو تحریک کرتے ہیں کہ احمدی اور غیر احمدی تو کیا۔ غیر مسلم بھی اس قسم کے جلسوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ لیکن خود ہماری دلچسپی کا یہ حال ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سننے کے لئے سال میں ہم ایک دن بھی نہیں نکال سکتے۔ اس سال

جلسہ کی حاضری

دیکھکر میں یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں کہ گذشتہ سالوں میں بھی ویسی ہی بے توجہی برتی گئی ہوگی۔ اور کارکنوں نے اس پر کوئی نوٹس نہیں لیا ہوگا اور جماعت کے افراد کو ان کے فرائض کی طرف توجہ نہیں دلائی ہوگی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آہستہ آہستہ اپنے مقام سے گرتے چلے گئے۔ اور آخر وہ دن آگیا۔ کہ اکثریت اپنے فرائض سے غافل ہوگئی اور صرف اقلیت فرائض کو پہچاننے والی رہ گئی۔ بہرحال یہاں آنے کے نتیجہ میں مجھے ایک برکت تو حاصل ہوگئی۔ مجھے یہ معلوم ہوگیا۔ کہ کارکن اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا نہیں کر رہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جماعت کی توجہ اس اہم کام کی طرف کم ہوگئی ہے۔

دنیا میں ہر چیز

خواہ وہ بیماری ہو۔ یا تندرستی۔ وہ دوسروں پر اثر ڈالتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مجلس میں اگر ایک شخص کھانستا ہے۔ تو اس کے ساتھ دس افراد اور کھانسنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے کھانس نہیں رہے تھے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس شخص کی کھانسنے کی آواز کان میں پڑتے ہی ساتھ والے افراد کے اعصاب بھی اسی قسم کی حرکت کرنے لگتے ہیں جس قسم کی حرکات کے نتیجہ میں کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ مجلس میں ایک شخص اُباسی لیتا ہے تو جھٹ دس پندرہ اور افراد بھی اُباسی لینے لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اُسے اُباسی لیتے ہوئے وہی حالات اور کیفیات محسوس کرنے لگ جاتے ہیں۔ جن حالات اور کیفیات کے نتیجہ میں اباسی پیدا ہوتی ہے۔ ایک آدمی دوڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ تو دوسرے کئی لوگ بھی دوڑنے لگ جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ کوئی حادثہ ہوگیا ہے یا کوئی تماشہ ہے۔ جس کی طرف لوگ بھاگے جا رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے کاموں میں بھی خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی لوگ

ایک دوسرے کی نقل

کرتے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی ہوا ہے۔ جب دس پندرہ افراد نے سستی کی۔ اور کارکنوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ تو دوسری دفعہ ۵۰۔ ۶۰ افراد نے سستی سے کام لیا۔ اور جب ان پر بھی کارکنوں نے کوئی ایکشن نہ لیا۔ تو تیسری دفعہ سو۔ دو سو افراد نے سستی سے کام لیا۔ اور جب پھر بھی کارکنوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ تو چار پانچ سو افراد نے سستی کی۔ اور جب کارکنوں کو اتنی کمی نظر آئی۔ تو انہوں نے سمجھ لیا کہ رسہ ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ اب اس کی اصلاح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر جماعت کو انہی حالات میں سے گذرنے دیا گیا۔ تو دس پندرہ سال کے بعد یہ حالت ہو جائے گی۔ کہ دس بارہ سکرٹری جمع ہو جایا کریں گے صدر بشیرا خبار میں یہ شائع کر دیا جایا کرے گا۔ کہ نہایت شاندار جلسہ ہوا دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔ زور دار لیکچر دئیے گئے۔ اس طرح یہ چیز الفضل کا ریزولیوشن بن کر رہ جائے گی۔ اس میں حقیقت نہیں ہوگی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نشان رہ نہیں ہوگا۔ بلکہ تمسخر ہوگا۔ اب میں

ہدایت دیتا ہوں

کہ جلسہ میں آنیوالوں کی لسٹیں تیار کرو۔ تاکہ نہ آنیوالوں کی نگرانی کی جاسکے۔ پھر ان سے پوچھو کہ وہ جلسہ میں کیوں نہیں آئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان جلسوں کو چھٹی لینے کا ذریعہ بنالیا جاتا ہے۔ یوم التبلیغ کو لے لو۔ اس دن سب اداروں میں چھٹی ہوتی ہے۔ لیکن کارکن تبلیغ کے لئے باہر نہیں جاتے۔ اور جب کارکن تبلیغ کے لئے باہر نہیں جاتے۔ تو انہیں دیکھکر دوسرے لوگ بھی سستی کرتے ہیں۔ لیکن مجھے نظارت کی طرف سے چٹھی آجاتی ہے۔ کہ ایک دن کی چھٹی منظور کی جائے۔ ہم نے تبلیغ کے لئے باہر جانا ہے لیکن چھٹی ہوجانے کے باوجود نہ ناظر باہر جاتے ہیں نہ وکلاء باہر جاتے ہیں۔ اور نہ دوسرے کارکن باہر جاتے ہیں۔ میں اس چیز کو دیکھتا ہوں اور سوچتا ہوں۔ کہ آخر

یہ غفلت کب دور ہوگی

لیکن رپورٹیں آجاتی ہیں کہ سب لوگ تبلیغ کے لئے باہر گئے ہوئے تھے۔ حالانکہ باہر جانیوالے صرف استاد۔ طالب علم اور کچھ مخلصین ہوتے ہیں۔ کارکنوں میں سے ایک چوتھائی حصہ بھی باہر نہیں جاتا۔ تمام ناظر اور وکلاء گھروں میں جا بیٹھتے ہیں۔ اور اس دن چھٹی مناتے ہیں۔ حالانکہ چھٹی دی ہی اس لئے جاتی ہے کہ لوگ باہر جائیں اور تبلیغ کریں۔ اس نقص کو دیکھکر میں نے قادیان میں یہ حکم دیا تھا۔ کہ جو تبلیغ کے لئے باہر جائیں۔ صرف انہیں چھٹی دی جائے۔ باقی کارکن دفاتر میں کام کریں۔ لیکن اس حکم کے باوجود اس دن کو چھٹی کا دن بنالیا جاتا ہے۔ گویا یوم التبلیغ کیا ہے قادیان کا خدموں کا میلہ ہے۔ یا لاہور کا چراغاں کا میلہ ہے۔ اور یا لائلپور کی طرف کی جانوروں کی منڈیاں ہیں صحیح روح پیدا نہیں کی گئی۔

پس میں سمجھتا ہوں

کہ میرے یہاں آنے کے نتیجہ میں ایک فائدہ یہ بھی ہوا ہے کہ مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ کارکن اپنے فرائض کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ باوجود اس کے کہ مجھے جلسہ میں آنے کی طاقت نہیں تھی۔ میری طبیعت خراب تھی۔ لیکن کل خدا تعالیٰ نے میرے ذہن میں ڈال دیا کہ میں جلسہ میں ضرور جاؤں میں ایک دو سال سے سُن رہا تھا کہ لوگ اس طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ اور ان میں وہ جوش اور ولولہ نہیں ہوتا۔ جو عاشق کو اپنے معشوق کی ملاقات کے وقت ہوتا ہے۔ سو آج یہاں آنے سے اس کی تصدیق ہوگئی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات

کوئی ایسی چیز نہیں ہیں۔ کہ جنہیں کوئی انسان ایک بیٹھک میں یا ایک تصنیف میں بیان کرسکے۔ آپ کے اعمال۔ آپ کے اقوال اور آپ کے جذبات اتنے متنوع تھے۔ اور اتنی اقسام پر مشتمل تھے کہ انہیں ایک وقت میں یا ایک بیٹھک میں محسوب کر لینا گِن لینا اور شمار کر لینا انسانی طاقت سے بالا ہے درحقیقت جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صفات الٰہیہ کو بیان کیا ہے اور ایسے رنگ میں بیان کیا ہے کہ اور کوئی شخص اس طرح صفات الٰہیہ کو بیان نہیں کرسکا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو جس طرح قرآن کریم نے بیان کیا ہے یا خدا تعالےٰ نے ان کا احاطہ کیا ہے اس طرح اور کوئی انسان ان کو بیان نہیں کرسکتا۔ اور نہ ان کا احاطہ کرسکتا ہے۔

احادیث کی کتب میں

حضرت عائشہ رضؓ سے ایک قول مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کان خلقہ کلّہ فی القرآن اس کے ایک معنے تو یہ ہیں جو ہمیشہ کئے جاتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام صفات اور تمام خوبیاں قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ یعنی قرآن کریم میں جن اخلاق کو سکھایا گیا ہے ان سب پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا ہے۔ لیکن اس کے ایک دوسرے معنے بھی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اگر تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور خوبیوں کو جمع کرنا چاہو اور ان کا احاطہ کرنا چاہو تو وہ سب کی سب قرآن کریم میں مل سکتی ہیں وہ سب کی سب کسی انسانی تصنیف میں نہیں مل سکتیں۔ انسان اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام۔ اعمال اور خوبیوں کو گنے گا تو ان میں بہت سی کوتاہی رہ جائے گی اور جب تم اس کتاب کو دیکھو گے تو کہو گے۔ او ہو وہ فلاں خوبی بیان کرنا تو بھول گیا۔ لیکن قرآن کریم لکھنے والا بھولتا نہیں۔ اس لئے جب تم قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں۔ آپ کے اعمال و اقوال اور اخلاق دیکھو گے تو تم یہ نہیں کہو گے کہ او ہو فلاں چیز رہ گئی ہے بلکہ تم یہ کہو گے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ خوبی بھی تھی لیکن میں نے اس کا خیال نہیں کیا تھا۔ پس اگر کسی انسان نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں اخلاق اور اعمال و اقوال کا احاطہ کرنا ہو تو

اس کا ذریعہ یہ ہے

کہ قرآن کریم کو دیکھا جائے اور معلوم کیا جائے کہ آپؐ کے کیا اعمال ہیں اور آپؐ کے کیا اقوال ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف۔ سیرت اور سوانح پر مشتمل نہیں لیکن اس میں یہ خوبی ہے کہ جب وہ کوئی مضمون لیتا ہے تو اس کے تمام متعلقہ مضامین کو اس کے نیچے تہ بتہ جمع کر دیتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح زمین کے طبقات ہوتے ہیں۔ اوپر کے طبقہ میں اور قسم کی مٹی ہوتی ہے۔ دوسرے طبقہ میں اور قسم کی مٹی ہوتی ہے۔ تیسرے طبقہ میں اور قسم کی مٹی ہوتی ہے اور جب ہم کسی زمین کو دیکھتے ہیں تو اندازہ لگاتے ہیں کہ یہ زمین اچھی پیداوار دینے والی ہے یا بری پیداوار دینے والی ہے۔ یہ کنکریلی زمین ہے یا اس میں عمدہ لیسدار مٹی پائی جاتی ہے اور اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس میں فصل اچھی ہوگی یا خراب ہوگی۔ مکان اچھے تعمیر ہوں گے یا خراب تعمیر ہوں گے۔ بنیادیں گہری کھودنی پڑیں گی یا تھوڑی۔ عمارت کئی منزلوں کی بن سکے گی یا وہ زمین زیادہ بوجھ برداشت نہیں کر سکے گی۔ لیکن ایک ماہر فن اس زمین کو کھودے گا تو کہہ دے گا کہ اتنے گز زمین کھودنے کے بعد پتہ لگتا ہے کہ اتنے ہزار سال پہلے اس جگہ میں پانی ہوتا تھا اور وہ اپنے اندر فلاں قسم کے جانور اور حیوانات رکھتا تھا۔ پھر وہ چند گز اور مٹی کھودے گا اور اس زمین سے جس کو سرسری طور پر دیکھ کر ہم نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ اس میں فصل زیادہ ہوگی یا کم۔ عمارت کئی منزلوں والی بن سکے گی یا نہیں۔ وہ ماہر فن یہ نتیجہ نکالے گا کہ فلاں فلاں وقت میں اس زمین میں یہ یہ تبدیلیاں اندرونی آگ یا گرمی کی وجہ سے پیدا ہوئیں یا دھاتوں نے پگھل پگھل کر اس کے اندر یہ یہ تغیرات پیدا کر دیئے اسی طرح وہ نیچے چلتا جائے گا اور

تاریخ کے مختلف زمانے

بیان کرتا جائے گا۔ وہ محض اس زمین کو دیکھ کر دو دو تین تین ہزار سال تک کے واقعات بیان کریگا اور یہ سب چیزیں زمین کے اندر مخفی ہوں گی۔ یہی حال قرآن کریم کا ہے۔ اس کے مطالب بھی الفاظ کی تہوں کے نیچے چھپے ہوتے ہیں۔ اگر زمین کی سب چیزوں کو باہر نکال کر پھیلا دیا جائے تو انسان کا زمین پر چلنا پھرنا مشکل ہو جائے گا۔ لیکن چونکہ وہ سب چیزیں زمین کے اندر تہ بر تہ رکھی ہوئی ہیں اس لئے ہم اس کے اوپر چلتے پھرتے ہیں۔ لیکن جب اسے کھودتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مثلاً اس کے اندر چونے کی چٹانیں ہیں۔ اگر وہ چونے کی چٹانیں باہر نکال کر سطح پر پھیلا دی جائیں تو کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہاں ربوہ آباد ہو سکتا تھا۔ یہ جگہ بجائے آدمیوں کے چٹانوں سے بھری ہوئی ہوتی۔ اس طرح وہ سب مطالب جو قرآنی الفاظ کی تہوں میں چھپے ہوئے ہیں باہر نکال لئے جاتے اور

ظاہری الفاظ میں

انہیں بیان کیا جاتا۔ تو جیسے اس زمین کی اندر کی چیزیں اگر باہر آجائیں تو ربوہ آباد نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ چیزیں پھیل کر سینکڑوں میل کا علاقہ رک جاتا۔ اسی طرح قرآن کریم کو بھی انسان نہیں پڑھ سکتا تھا۔ وہ اتنی بڑی کتاب ہو جاتی کہ کتاب نہ رہتی ایک عظیم الشان لائبریری ہو جاتی اور اس میں ہزاروں کتب رکھی ہوئی ہوتیں۔ ایک نسل انسانی کہہ دیتی کہ ہم نے اس کے پانچ سو صفحات پڑھے ہیں۔ دوسری کہتی ہم نے اس کے ایک ہزار صفحات پڑھے ہیں۔ اب قرآن کریم ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ لیکن زمین کی طرح اس کی ایک تہہ کے نیچے ایک مضمون ہے دوسری تہ کے نیچے دوسرا مضمون ہے۔ تیسری تہ کے نیچے تیسرا مضمون ہے۔ اور اس طرح تھوڑے سے الفاظ میں ہزاروں مضامین بیان کر دیئے گئے ہیں حفظ کرنے والے اسے آسانی سے حفظ کر سکتے ہیں اور پڑھنے والے اسے جلدی پڑھ لیتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات اور سوانح بھی

قرآن کریم میں

تہ بتہ بیان کئے گئے ہیں۔ ظاہر الفاظ میں مضمون اور ہوتا ہے لیکن ان کے نیچے اور معانی بھی ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو پہلا مقام جہاں آپ پر کلام الٰہی نازل ہوا وہ غار حراء تھی۔ دنیا کے لیڈر جب کوئی امنگ رکھتے ہیں یا اپنے اندر کوئی خوبی دیکھتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو باہر لاتے ہیں اور اپنی خوبیوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کی توجہ ان کی طرف پھرتی ہے اور وہ اپنے ارد گرد ایک جماعت اکٹھی کر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے برخلاف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے الگ ہو گئے تھے۔ آپ غار حراء میں چلے جاتے تھے اور کئی کئی دن تک آپ وہاں عبادت کرتے تھے۔ غار ثور تک تو میں جا نہیں سکا میرے دل کو ان دنوں تکلیف تھی اور غار ثور پہاڑ پر ایک تنگی جگہ واقعہ ہے اور اس کے نیچے کھڈ آتی ہے۔ عین اس جگہ پہنچ کر کہ جہاں سے غار ثور قریباً سو گز رہ گئی تھی میں بیٹھ گیا اور اپنے ایک ساتھی کو وہاں بھیجا کہ وہ غار دیکھ آئے غار حراء میں میں خود گیا ہوں اور قریباً ایک گھنٹہ تک میں نے وہاں نماز پڑھی ہے اور دعائیں کی ہیں۔

غار حراء

استعارہ کے طور پر غار کہلاتی ہے۔ لیکن دراصل وہ غار نہیں بلکہ حراء پہاڑی پر چڑھ جائیں تو جو رستہ معروف ہے واللہ اعلم کہ یہی رستہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ بہرحال جو اس وقت معروف رستہ ہے۔ اس کے ذریعہ اگر پہاڑی کی چوٹی تک چلے جائیں تو اس کی چوٹی تک کوئی غار نہیں آتی۔ غار حراء میں جانے کے لئے چوٹی سے نیچے اترنا پڑتا ہے اور چند گز نیچے جا کر ایک جگہ آتی ہے جسے غار حراء کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہاں زلزلہ آیا جس کے نتیجہ میں چوٹی سے ایک پتھر گرا جو نیچے جا کر ایک پتھر پر ٹک گیا۔ اور ایک پہلو پر ایک اور پتھر آ ٹکا۔ اس طرح وہ جگہ ایک کمرہ کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی جگہ ہے جس کا رقبہ سات آٹھ فٹ ہوگا۔ کیونکہ میں نے جب وہاں نماز پڑھی ہے تو وہاں کوئی ایسی زائد جگہ نظر نہیں آتی تھی کہ دو تین آدمی وہاں بیٹھ جائیں۔ لیکن یہ جگہ اونچی ہے اور انسان کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے معلوم ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سیر کے دوران میں اس جگہ کو دیکھا۔ اور اسے عبادت کے لئے چن لیا۔ غار اسے کہتے ہیں جو زمین کے اندر گھسی ہوئی ہو۔ لیکن غار حراء زمین کے اندر گھسی ہوئی نہیں بلکہ وہ تین چار پتھر ہیں جو ایک دوسرے کے سہارے کھڑے ہیں اور اس طرح ایک کمرہ بن گیا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم غار حراء میں تشریف لے جاتے تھے اور وہاں عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ علیحدگی معمولی علیحدگی نہیں تھی۔ حراء

مکہ سے چار پانچ میل

کے فاصلہ پر ایک ویران جگہ میں واقع ہے اس کے قریب کوئی آبادی نہیں اتنی دور جا کر بیٹھنا بڑی ہمت کا کام ہے اور یہ کام انسان اسی وقت کر سکتا ہے جب وہ دنیا سے بیزار ہو جائے اور اس سے بالکل علیحدگی اختیار کر لے آپ نے اس جگہ عبادت کی اور اس سے آپ کا یہ مطلب تھا کہ میں نے دنیا بالکل چھوڑ دی ہے جیسے ہندوؤں کے سادھو پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں اور اس طرح لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کو یہ خیال آیا کہ یہ دنیا رہنے کے قابل نہیں۔ اصل ذات اللہ تعالے کی ہے جس سے دل لگانا چاہیئے۔ اسوجہ سے مکہ سے دور جا کر عبادت میں مشغول رہتے تھے

حضرت عائشہ رضؓ کی روایت

سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کھانے پینے کا سامان ساتھ لیجاتے اس زمانہ کے لحاظ سے یہ سامان ستو۔ کھجوریں اور چھاگل پانی کی قسم کا ہوا کرتا تھا اور عرب میں اتنی غذا ہی کو کافی سمجھا جاتا تھا۔ شوربہ چاول تو دو چار دن تک کام نہیں دے سکتے۔ زیادہ دیر تک یہی خشک چیزیں کام دیتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضؓ بیان فرماتی ہیں کہ آپ کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے اور کئی کئی دن تک غار حراء میں عبادت کرتے۔ جب کھانے پینے کا سامان ختم ہو جاتا تو گھر واپس آتے اور مزید سامان لے کر واپس غار حراء چلے جاتے۔ اس عرصہ میں آپ پر خدا تعالے کا کلام نازل ہوا۔ ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق۔ خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم (سورۃ علق) یہ پہلا کلام ہے جو آپ پر نازل ہوا اور غار حراء میں نازل ہوا اس کا ایک پہلو تو تعلیمی ہے اس کو میں اس وقت نظر انداز کرتا ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب کسی سے کلام کیا جاتا ہے تو پہلا مخاطب وہی ہوتا ہے اور کلام میں اس کا لحاظ کیا جاتا ہے

قرآن کریم کے پہلے مخاطب

عرب لوگ تھے۔ اس لئے اس میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ وہی ہیں جنہیں عرب لوگ جانتے تھے۔ قرآن کریم میں حضرت عیسے علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے یا عرب کے بعض نبیوں اور قوموں کا ذکر ہے۔

جیسے ثمود اور عاد کا ذکر ہے۔ جو عرب میں یا عرب کے کناروں میں گزری ہیں۔ اور عرب لوگ ان سے واقف تھے۔ لیکن قرآن کریم میں حضرت کرشن اور حضرت رام چندر علیہما السلام کا ذکر نہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ان کو قرآن کریم خدا تعالےٰ کا نبی نہیں مانتا۔ قرآن کریم نے ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر کہہ کر ان کی نبوت کو تسلیم کیا ہے۔ اس کا ایک طرف یہ کہنا کہ ہر قوم میں نبی گزرا ہے۔ اور دوسری طرف ان سب کا ذکر نہ کرنا بلکہ صرف ان کا ذکر کرنا جو عرب کے علاقہ میں گزرے ہیں۔ یا اس کے ارد گرد گزرے ہیں۔ یہ بتاتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں صرف ان

انبیاء اور قوموں کا ذکر ہے

جو عرب کے ساتھ ساتھ تھیں۔ اور عرب لوگ انہیں جانتے تھے۔ کیونکہ جو شخص پیغام کو صحیح طور پر سمجھ نہ سکے۔ وہ صحیح طور پر پیغام نہیں پہنچا سکتا۔ صحیح پیغام پہنچانے کے لئے ضروری تھا۔ کہ جن کو وہ پیغام دیا گیا ہے۔ وہ اسے سمجھ سکتے۔ اس لئے قرآن کریم میں صرف ان انبیاء اور قوموں کا ذکر آتا ہے۔ جن کو عرب لوگ جانتے تھے۔ تا وہ ان واقعات سے نتیجہ اخذ کر سکیں۔ اور اس کے بعد غیر معروف نبیوں کا صرف اصولی طور پر ذکر کر دیا گیا۔ پس جب بھی کسی سے کلام کیا جاتا ہے۔ تو کلام میں مخاطب کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اب اقراء باسم ربک الذی خلق۔ ایک فقرہ ہے۔ جس میں بظاہر یہ پیغام دیا گیا ہے۔ کہ پڑھ اپنے رب کا نام لے کر جس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ اور

رب کے معنے

ہیں وہ ذات جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور پھر ایسے ذرائع مہیا کئے۔ جن پر عمل کر کے وہ دنیا میں ترقی کر سکتا ہے۔ اور پھر بڑھاتے بڑھاتے انسان کو کمال تک پہنچا دیا۔ پس جہاں تک انسان کی پیدائش کا سوال ہے۔ وہ لفظ رب میں آجاتا تھا۔ اور یہ کہنا کافی تھا۔ کہ اقراء باسم الرب الذی خلق پڑھ اسی رب کا نام لے کر جس نے دنیا کو پیدا کیا ہے لیکن اس جگہ "اپنے رب" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور ان الفاظ سے بنی نوع انسان کی پیدائش اور ان کی ربوبیت کے مضمون سے ترقی کر کے خود اس فرد مخاطب کی پیدائش اور ربوبیت کی طرف توجہ پھیری گئی ہے۔ جو قرآن کریم کا سب سے پہلا مخاطب یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس آیت سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فطرت کا پتہ لگتا ہے۔ بہت سے انسان سوچ سمجھ کر کام نہیں کرتے۔ بلکہ عادتاً یا رسم و رواج کی نقل میں کام کرتے ہیں۔ کسی کو اگر فرشتہ نظر آجاتا ہے تو یہ ایک شاندار حادثہ ہے۔ اس کے لئے اس شخص کو کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب انسان کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے۔ جو عام حالات میں سامنے نہیں آتی۔ تو دوسرا بے شک یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ وہم ہے۔ لیکن جس شخص پر یہ بات گزرتی ہے۔ وہ اسے وہم نہیں سمجھتا۔ وہ اسے حقیقت سمجھتا ہے۔ مثلاً ایک شخص خواب میں سانپ دیکھتا ہے۔ وہ روتا ہے۔ چیختا ہے۔ اور دوڑتا ہے۔ اب دوسروں کے لئے تو یہ

ایک خواب ہے

لیکن جس نے یہ نظارہ دیکھا ہے۔ اس پر وہ تمام کیفیات طاری ہو جاتی ہیں۔ جو فی الواقعہ سانپ دیکھنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح فرض کرو کہ ایک شخص فرشتہ دیکھتا ہے۔ لیکن دراصل وہ فرشتہ نہیں ہوتا۔ بلکہ محض وہم ہوتا ہے۔ تو بھی دیکھنے والے کیلئے وہ نظارہ نہایت ڈراونا اور ہیبت ناک ہوتا ہے۔ وہ ڈرتا ہے۔ اور اس کا دل مرعوب ہو جاتا ہے۔ اگر تمہیں محض ایک فرشتہ نظر آتا۔ اور وہ کہتا اٹھو اور فلاں کام کرو۔ تو تم فوراً وہ کام کرنے لگ جاتے لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرشتہ نظر آتا ہے۔ جنگل میں جہاں آپ اکیلے تھے۔ ایک ہیبت ناک چیز کا سامنے آجانا جو پہاڑوں کی پروا بھی نہیں کرتی۔ اور انہیں طے کر کے آجاتی ہے۔ کوئی کم ہیبت ناک نظارہ نہیں تھا۔ مگر جب وہ فرشتہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتا ہے اور کہتا ہے۔ اقراء تو

عالم الغیب خدا

جانتا تھا۔ کہ محمد رسول اللہ صرف فرشتہ کے کہنے کی وجہ سے پڑھنے نہیں لگ جائیں گے۔ وہ دلیل چاہیں گے۔ اس لئے اس نے اس پیغام میں جو آپ کو دیا گیا۔ ساتھ دلیل بھی رکھ دی۔ اور اقراء ہی نہیں کہا۔ بلکہ اقراء باسم ربک الذی خلق سے آپ کو مخاطب کیا گیا۔ تا آپ کہہ سکیں۔ کہ آپ کو کیوں پڑھنا چاہیئے۔ اور آپ کے پڑھنے میں کوئی فائدہ بھی ہوگا یا نہیں۔ اگر خالی اقرار کہا جاتا۔ تو آپ خیال کر سکتے تھے۔ کہ میں اپنی قوم کو اور اپنے شہر کو چھوڑ کر یہاں آگیا ہوں۔ میری قوم کو جو رتبہ حاصل تھا۔ میں نے اس کی بھی پروا نہیں کی۔ اس لئے کہ وہ جو کچھ کرتی تھی۔ بلا دلیل کرتی تھی۔ اب میں اس کی بات کیوں مانوں۔ پس آپ کے اخلاق کا پہلا حصہ اس آیت میں نظر آجاتا ہے۔ اس لئے کہ جب فرشتہ نے کہا۔ اقراء تو پڑھ۔ تو اس نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ساتھ ہی یہ بھی کہا۔

باسم ربک الذی خلق

تو اپنے رب کا نام لیکر پڑھ۔ جس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ یعنی جو خدا تیرا خالق و مالک ہے۔ وہ اپنے خالق و مالک ہونے کی وجہ سے تجھے حکم دیتا ہے۔ بلا وجہ حکم نہیں دیتا۔ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فطرت صحیحہ کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ آپ کوئی کام بلا وجہ اور بلا دلیل نہیں کرتے تھے۔ جب کوئی انسان اس حکمت کے ماتحت کام کرنے لگ جائے۔ تو خواہ اسے الہام کی روشنی نصیب نہ ہو۔ وہ شاندار کام کر جاتا ہے خالد

بعض جرنیلوں نے باوجود اسباب کی کمی کے نہایت شاندار کام کیا ہے۔ اس لئے کہ وہ فطرت کے مطابق چلتے تھے۔ خالدؓ سعد بن وقاصؓ۔ عمر بن عاص نے صحابہؓ میں سے اور موسیٰ طارق محمد بن قاسم نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں سے اور چنگیز خاں قبلائی خاں اور باتو خاں اور تیمور نے ایشیائی مسلمانوں اور غیر مسلموں میں سے حیرت انگیز کام کئے ہیں۔ چند دن ہوئے۔ میں "باتو خاں" کے متعلق کچھ باتیں معلوم کرنے کے لئے انسائیکلوپیڈیا دیکھ رہا تھا۔ تو میں نے اس میں پڑھا کہ اس کے زمانہ میں لاریاں نہیں تھیں۔ گاڑیاں نہیں تھیں۔ اور نہ دوسرے موجودہ زمانہ کے نقل و حرکت کے سامان میسر تھے۔ باوجود اس کے وہ ایک لشکر جرار کے ساتھ آیا۔

یورپ کی تمام قومیں

اور حکومتیں اس کے مقابلہ کے لئے اکٹھی ہو گئیں وہ چکر کھا کر پولینڈ کی طرف چلا گیا۔ یورپین قومیں خوشیاں منانے لگیں۔ کہ ہم باتو خاں سے بچ گئی ہیں۔ لیکن ابھی وہ لوگ خوشی کا جشن ہی منا رہے تھے۔ کہ وہ بجلی کی سی رفتار سے پولینڈ کو فتح کرتے ہوئے ہنگری کے ان میدانوں میں اتر آیا۔ جہاں یورپ کی فوجیں جمع تھیں۔ غرض باوجود سامان نقل و حرکت کے نہ ہونے کے یہ لوگ اس طرح سفر کرتے تھے۔ جس طرح آندھیاں چلتی ہیں۔ اور یہ محض ہوشیاری اور ذہانت کی وجہ سے تھا۔ وہ لوگ بے سوچے سمجھے کام نہیں کرتے تھے۔ بلکہ عقل سے کام لیتے تھے۔ اسی طرح تیمور تھا۔ نپولین تھا۔ یا اس زمانہ میں ہٹلر تھا۔ چاہے وہ ناکام ہو گیا۔ لیکن ایک عرصہ تک لوگ حیران تھے۔ کہ وہ کیا کرتا ہے۔ پس

فطرت صحیحہ

سے کام لینے والا شاندار کام کر جاتا ہے۔ اور جب اس فطرت کے ساتھ نور مل جائے۔ تو پھر نور علی نور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ کہ آپ کو ایسی فطرت عطا ہوئی تھی۔ کہ اگر آگ نہ بھی ہوتی۔ تب بھی وہ جل اٹھتی۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ نور نے آکر فطرت صحیحہ کو نور علیٰ نور کر دیا تھا۔ لیکن فطرت صحیحہ آپ کو پہلے سے عطا کی جا چکی تھی۔ خدا تعالےٰ کا پہلا کلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کتنے ڈراونے اور حیران کن حالات میں نازل ہوتا ہے۔ ایک شخص تنہائی میں شہر سے کئی میل دور عبادت کر رہا تھا۔ کہ

ایک فرشتہ آتا ہے

اور جن حالات میں وہ فرشتہ آتا ہے۔ وہ کوئی کم ہیبت ناک نہیں۔ وہ حیران ہوتا ہے۔ کہ یہ کیسا وجود ہے۔ کہ جس طرح چاہتا ہے آتا ہے۔ جنگل اور پہاڑیاں بھی اسے روک نہیں سکتیں۔ اس رعب کی موجودگی میں اور اس ہیبت ناک نظارہ کی موجودگی میں بھی خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ اگر کوئی بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہی جائیگی۔ تو آپ کہیں گے۔ میں یہ کام کیوں کروں پہلے میری تسلی کرو۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ اقراء باسم ربک الذی خلق۔ تو اپنے اس رب کے نام سے پڑھ جس نے تجھے پیدا کیا ہے یعنی ساتھ ہی اس کی دلیل بھی دے دی۔ "ربک" کہہ کر بتایا کہ تیرے پیدا کرنے والے کا تجھ پر حق ہے تو اس حق کو پورا کرنے کے لئے یہ کام کر۔ مگر ابھی یہ سوال رہ جاتا تھا۔ کہ کیا جن کی طرف پیغام بھیجا جا رہا ہے۔ ان پر بھی پیغام بھجوانے والے کا کوئی حق ہے؟ سو الذی خلق کہہ کر بتایا۔ کہ وہ تیرا ہی رب ہی نہیں سب مخلوق کو اس نے پیدا کیا ہے۔ بس اس کا حق ہے۔ کہ ان سے بھی اپنی

فرمانبرداری کا مطالبہ

کرے۔ پس تجھے کسی ایسے کام کے لئے نہیں بھجوایا جاتا۔ جس کا تجھے حق نہیں۔ بلکہ تجھے بھجوانے والے کا ان پر بھی حق ہے۔ اس آیت میں خلق کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ خلق کی حد بندی نہیں کی گئی۔ اس سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صفت خلق وسیع ہے۔ اور اس کی مخلوقات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ گویا خلق قائم مقام ہے خلق کل المخلوقات کا۔ گویا اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تو میرا پیغام پہنچانے کے لئے تیار ہو جا۔ اس لئے کہ میں پیغام دینے والا تیرا پیدا کرنے والا اور تربیت کرنے والا ہوں۔ اور جن لوگوں کی طرف بھجوا رہا ہوں۔ وہ بھی میرے ہی پیدا کئے ہوئے ہیں۔ ان کے بارہ میں ربھم کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ وہ قرآنی پیغام سے پہلے خدا تعالےٰ کی کامل ربوبیت تلے نہیں آئے تھے۔ بلکہ صرف خلق کی صفت کے نیچے آتے تھے۔ اگر خالی یہ کہا جاتا۔ کہ اقراء باسم ربک تو اس سے شبہ ہو سکتا تھا۔ کہ شاید لوگوں پر جبر کیا جا رہا ہے۔ آخر خدا تعالیٰ کو انہیں حکم دینے کا کیا حق ہے۔ پس الذی خلق کے الفاظ زائد کر کے بتا دیا گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا محمد رسول اللہ پر اگر خالق و رب ہونے کا حق ہے۔ تو دوسرے لوگوں پر

خالق ہونے کا حق

تو واضح ہے۔ گو رب ہونے کا حق ابھی مخفی ہے۔ جب تم خدا کے پیغامبر ہو کر ان تک خدا تعالےٰ کا پیغام پہنچا دو گے۔ تو خدا تعالےٰ کی ربوبیت کامل طور پر ان کی طرف بھی منتقل ہو جائیگی۔ گویا محمد رسول اللہ کی فطرت کا ان الفاظ میں نقشہ پیش کر دیا گیا ہے۔ کہ آپ بلا دلیل بات کو سننے کے لئے کسی حالت میں تیار نہ تھے۔

اس مرحلہ کے بعد اب ایک اور مرحلہ پیش آتا ہے۔ بے دلیل بات نہ کرنے کے علاوہ فطرت صحیحہ یہ بھی مطالبہ کرتی ہے کہ کوئی بے نتیجہ کام اس سے نہ کروایا جائے۔ مانا کہ خدا تعالےٰ کا حق ہے۔ کہ وہ انسان کو حکم دے۔

مگر کیا اس کے حکم کو ماننے کا کوئی امکان ہے۔ اگر اس کے ماننے کا کوئی امکان ہی نہیں۔ تو یہ بے نتیجہ کام کیوں کیا جائے۔ اگلی آیت

اس شبہ کا ازالہ

کرتی ہے۔ اس میں یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ خلق الانسان من علق۔ انسان کے اندر تعلق باللہ کا مادہ رکھا گیا ہے۔ اس لئے خواہ تیرے مخاطب کتنے ہی تقویٰ اور خوفِ خدا سے دور پڑے ہوئے ہوں۔ فطرتاً ان کے اندر یہ صلاحیت موجود ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف لوٹیں۔ اور اس سے محبت کریں۔ پس ظاہری حالات کے لحاظ سے یہ پیغام کتنا ہی کامیابی سے دور نظر آتا ہو۔ حقیقتاً ناممکن نہیں۔ بلکہ اس کے کامیاب ہونے کے مخفی اور فطری سامان موجود ہیں۔

بظاہر تو اس دلیل میں انسانی

فطرت کی پاکیزگی

کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مگر باطناً اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی فطرت کے اس پہلو کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ آپ کوئی فضول اور بے نتیجہ کام کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ آپ وہی کام کرتے تھے۔ جس کا کوئی فائدہ ہو۔ خواہ مادی خواہ قانونی یا اخلاقی۔ اور یہ ایک بہت زبردست پاکیزہ فطرت پر دلالت کرنے والی بات ہے۔

قرآن کریم ایک دوسری جگہ فرماتا ہے۔ ہم نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے۔ نطفہ سے ہم نے علقہ پیدا کیا۔ اور علقہ سے مضغہ بنایا۔ مضغہ سے ہڈیاں بنائیں۔ پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا۔ اور اس کے بعد اس کے اندر ایک اہم تغیر کر کے روح پیدا کی۔ لیکن اس آیت کے ایک تحت السطح معنے بھی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ کہ عربی محاورہ میں

خلق من شیٔ

کے یہ معنے بھی ہوتے ہیں۔ کہ اس کی فطرت میں یہ چیز رکھی گئی ہے۔ مثلاً انا خلقنا الانسان من طین کے معنے ہوں گے۔ کہ ہم نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ لیکن جب "من عجل" آجائے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہوں گے۔ کہ ہم نے انسان کو جلدی سے پیدا کیا ہے۔ جلدی کوئی مادہ تو نہیں۔ کہ اسے گھولا۔ اور انسان پیدا کر دیا۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ انسان کی فطرت میں عجلت رکھی گئی ہے۔ پس جہاں علق کے ایک معنے یہ تھے۔ کہ ہم نے انسان کو اس حالت سے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ رحم سے چمٹا ہوا تھا۔ وہاں اس کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ ہم نے

انسان کی فطرت

میں محبت اور علاقہ کا مادہ رکھا ہے جیسے "من عجل" کے عربی محاورہ کے رو سے یہ معنے ہیں۔ کہ انسان کے اندر عجلت رکھی گئی ہے۔ پس خلق الانسان من علق کے ایک معنے یہ ہیں۔ کہ انسان کی فطرت میں یہ مادہ رکھا گیا ہے۔ کہ وہ کسی کا ہو رہے۔ شعراء اور صوفیا کا خیال بھی یہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پنجابی کا ایک مصرعہ سنایا کرتے تھے۔ جو اس وقت مجھے یاد نہیں رہا۔ لیکن اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ یا تو تو کسی کا ہو جا۔ یا کوئی تمہارا ہو جائے۔ پس خلق الانسان من علق کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ ہم نے انسانی فطرت میں محبت اور علاقہ کا مادہ رکھا ہے۔ ہم نے اسے اسی حالت پر پیدا کیا ہے۔ کہ وہ کسی کا ہو رہے۔ اس لئے اے رسول تو دوسرے لوگوں کے پاس جا اور اس بات کا خیال نہ کر۔ کہ بظاہر حالات وہ تیرے پیغام کو نہیں سنیں گے۔ کیونکہ ہم نے ان کی فطرت میں یہ چیز رکھدی ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کا ہو کر رہنا چاہتا ہے۔ بے شک جب تک اسے اصل چیز نہیں ملتی۔ اس وقت تک کبھی وہ بیوی کا ہو رہتا ہے۔ کبھی بہن بھائی کا ہو رہتا ہے۔ کبھی وہ ماں باپ کا ہو رہتا ہے۔ کبھی وہ دوستوں کا ہو رہتا ہے۔ وہ درمیان میں بھولتا پھرتا ہے۔ مگر جب خدا تعالےٰ کے ملنے کا راستہ اس پر کھل جاتا ہے۔ تو پھر وہ خدا تعالےٰ ہی کا ہو کر رہتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جنگ بدر کے موقعہ پر دیکھا۔ کہ ایک عورت کا بچہ گم ہو گیا ہے۔ اور وہ میدان جنگ میں اپنے بچہ کو تلاش کرنے کے لئے ماری ماری پھر رہی ہے۔ اسے جہاں کوئی بچہ ملتا وہ اسے پیار کرتی اور گلے لگاتی۔ لیکن جب دیکھتی۔ کہ وہ اس کا اپنا بچہ نہیں۔ تو اسے چھوڑ دیتی اور آگے چلی جاتی۔ یہاں تک کہ اسے اپنا بچہ مل گیا۔ اس نے اسے پیار کیا۔ گلے لگایا۔ اور ایک جگہ آرام سے بیٹھ گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔ آپ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ یہی حالت خدا تعالےٰ کی ہوتی ہے۔ جس طرح یہ عورت جب اسے کوئی بچہ ملتا ہے۔ تو اس سے پیار کرتی ہے۔ گلے لگاتی ہے۔ اور جب اسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ میرا بچہ نہیں۔ تو اسے چھوڑ کر آگے چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اسے اپنا بچہ مل جاتا ہے۔ اور وہ سکون سے ایک جگہ پر بیٹھ جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ اپنے بندہ کے لئے ہر وقت بیتاب رہتا ہے۔ جب بندہ صحیح رنگ میں توبہ کر کے اسے مل جاتا ہے۔ تو وہ ویسا ہی سکون محسوس کرتا ہے۔ جس طرح کا سکون اس ماں نے محسوس کیا ہے۔ پس خلق الانسان من علق کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور اس میں تعلق اور محبت پیدا کرنے کا مادہ رکھ دیا ہے۔ اور اس میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ اے رسول! تو ان سے مایوس نہ ہو۔ ہم نے ان میں ایسا مادہ ودیعت کر رکھا ہے۔ کہ وہ تجھے مانیں گے۔

غرض اقراء باسم ربک الذی خلق میں بظاہر ایک پیغام دیا گیا ہے۔ لیکن بباطن اس پیغام کے الفاظ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم بلا دلیل کسی کام کو کرنے کے لئے تیار نہ تھے نہ بلا حق کسی سے کوئی کام کروانے کے لئے تیار تھے۔ اور نہ کسی بے نتیجہ کام کو کرنے کے لئے تیار تھے۔ ان تین اعلیٰ اخلاق کو پیش کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی مثال بھی دنیا کے سامنے پیش کر دی گئی ہے۔

اس وقت میری صحت اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ میں کوئی لمبا مضمون بیان کروں۔ میری غرض اس وقت آنے کی یہ تھی۔ کہ تمہیں بتاؤں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت

کا نقشہ آپ کے پہلے الہام میں کس طرح بیان کیا گیا ہے۔ ایک بااخلاق انسان کو جب کوئی کام دیا جاتا ہے۔ تو پہلے وہ پوچھتا ہے۔ کہ مجھے بتاؤ۔ کہ میں تمہاری بات کیوں مانوں میں ڈنڈے سے کوئی بات ماننے کو تیار نہیں۔ جب اس پر حق ثابت کیا جاتا ہے۔ تو اعلیٰ اخلاق والا انسان یہ کہتا ہے کہ میں مانتا ہوں۔ کہ آپ کا مجھ پر حق ہے۔ لیکن اس کام کا تعلق دوسرے لوگوں سے ہے۔ اس لئے پہلے یہ بتاؤ۔ کہ کیا تمہارا ان پر بھی حق ہے۔ اگر تمہارا ان پر بھی حق ہے۔ تو پھر میں جاؤں گا۔ اور یہ کام کروں گا۔ پھر جب یہ سوال حل ہو جاتا ہے۔ تو اخلاق فاضلہ والا انسان یہ پوچھتا ہے۔ کہ مخاطبین پر تمہارا حق سہی۔ مگر کیا اس پیغام کا مادی یا اخلاقی فائدہ ہے۔ اور اس

پیغام کے پہنچانے میں کوئی حکمت

کارفرما ہے۔ اگر ایسا ہو۔ تو میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ ورنہ نہیں کیونکہ اس کے بغیر کام کرنے کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ گو میں ایک فرض بجا لاتا ہوں۔ گو میں لوگوں کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ مگر ایک بے فائدہ اور بے نتیجہ کام کرتا ہوں۔ چنانچہ فطرت صحیحہ کے اس مظاہرہ کا بھی جواب اس آیت میں دیا گیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ یہ کام بظاہر بے فائدہ نظر آتا ہے۔ مگر حقیقتاً بے فائدہ نہیں بلکہ نتیجہ خیز ہے۔ اور مفید ہے۔ غرض ان آیات میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حق ہے۔ کیونکہ اس نے آپ کو پیدا کیا ہے۔ اور تربیت کر کے کمال تک پہنچایا ہے۔ پھر مخلوقات پر بھی اس کا حق ہے۔ کیونکہ وہ ان کا بھی خالق و مالک ہے۔ پھر انسان کی فطرت میں خدائی محبت رکھی گئی ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ آپ اس میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ غلط ہے۔ آج احمدی بھی کہتے ہیں۔ کہ غیر احمدی کس طرح مانیں گے۔ تمہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو علق سے پیدا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں محبت کا مادہ رکھ دیا ہے۔ صرف فرق یہی ہے کہ تم نے اسے ننگا نہیں کیا۔ اس پر جو پردے پڑے ہیں۔ ان پردوں کو تم نے اٹھایا نہیں۔ اگر تم ان پردوں کو اٹھاؤ گے۔ تو تمہیں خدا تعالےٰ کا وجود نظر آجائے گا۔

میں اب ضعف محسوس کر رہا ہوں۔ اس لئے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ جتنی آیات میں نے پڑھی تھیں۔ میں ان سب کی تفسیر بیان نہیں کر سکا۔ لیکن میں پھر

نصیحت کرتا ہوں

کہ یہ جلسہ نہایت اہم ہے۔ یہ جلسہ اس عظیم الشان انسان کے حالات اور سوانح بیان کرنے کے لئے ہے۔ جو نہ صرف خود ایک عظیم الشان انسان تھا۔ بلکہ اس نے ہمیں بھی عظیم الشان بنا دیا ہے۔ اس جلسہ میں چھوٹے بچوں کو گھسیٹ کر لانا چاہیئے۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے والہانہ محبت ہے۔ محض خیالی محبت نہیں۔

---

۳۱ مارچ کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں"

آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

وکیل المال تحریک جدید

آپ کی قیمت اخبار اپریل ۱۹۵۲ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیا کریں۔ اسی میں آپ کو فائدہ ہے۔ وی پی کی انتظار نہ کریں۔ اس میں آپ کو نقصان اور تکلیف بھی ہے۔

نمبر	نام	تاریخ
۲۱۱۱۵	شیخ عبد الغفار صاحب	۱۰ اپریل
۲۱۷۲۲	ایس غلام نبی صاحب	۱۱ اپریل
۲۳۵۱۰	مولوی میراں بخش صاحب	۱۰ "
۲۳۷۳۶	ماسٹر چراغ محمد صاحب	۱۰ "
۲۳۷۳۷	چوہدری الہ دین صاحب	۱۱ "
۲۴۵۰۰	سید غلام احمد صاحب	۱۱ "
۲۱۷۲۱	مولوی عبد الکریم صاحب	۱۱ "
۲۴۱۶۶	محمد شریف صاحب	۹ "
۲۴۱۶۹	قریشی محمد صادق صاحب	۹ "
۲۳۴۴۳	جماعت احمدیہ کوٹ مولا بخش صاحب	۱۲ "
۲۳۳۷۳	سیٹھ محمد اعظم صاحب	۲۵ "
۲۳۲۴۱	مستری احمد بخش صاحب	۱۱ "
۲۴۰۲۶	محمد سعید صاحب	۱۲ "
۲۳۱۰۲	میاں محمد سلیم صاحب	۱۳ "
۲۳۹۷۵	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	۱۳ "
۲۳۲۰۶	چوہدری غلام احمد صاحب	۱۴ "
۲۳۷۴۸	منشی [illegible] خان صاحب	۱۹ "
۲۴۱۷۵	ملک بشیر احمد صاحب	۱۴ "
۱۵۲۲۵	عزیز حسین صاحب	۱۴ "
۲۴۲۳۹	محمد عبد اللہ صاحب	۱۴ "
۲۴۰۵۹	عزیز الرب صاحب	۱۵ "
۲۰۹۱۱	میر عبد الواحد خان صاحب	۱۵ "
۲۱۱۵۶	سید نور الحق صاحب	۱۶ "
۲۳۷۴۱	دولت خان صاحب	۱۳ "
۲۳۹۷۸	مولوی خورشید احمد صاحب	۱۵ "
۲۳۹۸۳	خواجہ محمد عبد الواحد صاحب	۱۶ "
۲۴۱۷۷	مرزا سعید بیگ صاحب	۱۶ "
۲۴۰۹۸	میاں محمد عبد اللہ صاحب	۱۴ "
۱۲۸۰۹	ڈاکٹر محمد دین صاحب	۱۷ "
۲۱۶۰۷	بیگم سی۔ ایس خان صاحب	۱۷ "
۲۳۷۴۷	مولوی بشیر محمد صاحب	۱۷ "
۲۴۱۷۹	عنایت محمد صاحب	۱۷ "
۲۳۷۴۷	قریشی غلام سرور صاحب	۱۷ "
۲۳۷۶۰	محمد احمد صاحب	۱۸ "
۲۰۴۸۷	مستری احمد دین صاحب	۱۹ "
۲۳۶۴۷	صفدر جنگ صاحب	۱۹ "
۲۴۰۹۲	محمد اقبال صاحب	۱۹ "
۲۴۰۹۰	اے کے خان صاحب	۱۹ "
۲۴۰۳۵	مولوی عبد القادر صاحب	۱۹ "
۱۶۱۴۶	منشی احمد دین صاحب	۱۹ "

نمبر	نام	تاریخ
۱۶۴۰۰	محبوب عالم صاحب درا(انچارج) سائیکل ورکس لاہور	۲۰ اپریل
۹۵۵۴	مرزا رشید احمد صاحب	۲۱ "
۱۷۴۰۳	چوہدری محمد خان صاحب	۲۰ "
۲۱۷۲۹	ڈاکٹر برکت علی صاحب	۲۱ "
۲۱۷۹۸	چوہدری محمود احمد صاحب	۲۱ "
۲۳۲۲۲	لفٹیننٹ دلاور علی خاں صاحب	۲۱ "
۲۳۴۰۵	جماعت کنگر گڑھ	۳۰ "
۲۱۰۰۰	حبیب الرحمٰن صاحب [illegible]	۲۰ "
۱۰۹۲۰	میر حمید احمد صاحب	۲۳ "
۲۳۹۲۰	شیخ فضل کریم صاحب	۲۲ "
۲۴۱۶۸	محمد اسحاق محمد رشید صاحب	۲۲ "
۲۴۱۸۶	ایم محمد دین صاحب	۲۲ "
۲۴۲۲۷	عبد اللطیف صاحب	۱۲ "
۲۰۰۰۵	مرزا محمد صادق صاحب	۹ "
۲۳۶۳۲	ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب	۲۴ "
۲۳۷۳۵	جنرل سیکرٹری صاحب لنگے	۲۳ "
۲۳۷۵۴	میاں محمود دین صاحب	۲۳ "
۲۳۷۵۵	چوہدری غلام حیدر صاحب	۲۳ "
۲۳۹۹۹	ڈاکٹر عبد الغنی صاحب	۲۴ "
۲۱۰۴۰	محمد حسین صاحب گھٹالوی	" "
۲۳۸۲۰	اہلیہ اخوند صاحب	" "
۲۴۰۳۱	محمد عبد اللہ صاحب	" "
۲۳۵۸۳	قربان حسین صاحب	" "
۲۳۴۸۳	ملک احمد دین صاحب	۱۵ "
۲۴۴۶۲	محمد نفیر اللہ خان صاحب	۱۵ "
۲۳۷۷۵	ملک محمد سلیم صاحب	" "
۲۴۱۸۱	چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	۲۵ "
۲۳۸۴۰	منور احمد صاحب	۳۰ "
۱۹۶۲۳	غلام احمد صاحب	۲۵ "
۲۳۴۳۷	چوہدری بشیر احمد صاحب	۲۵ "
۲۳۹۲۶	چوہدری رشید احمد صاحب	۲۵ "
۲۳۲۲۵	چوہدری رحمت خان صاحب	۲۶ "
۲۳۷۵۸	مرزا رحمت اللہ صاحب	" "
۲۳۹۶۷	مولا بخش صاحب	" "
۱۷۲۲۳	میجر عزیز اللہ صاحب	" "
۲۲۰۹۸	مولوی علی احمد صاحب مولوی فاضل	
۲۱۵۵۴	مرزا فتح محمد صاحب	۲۶ اپریل
۹۹۵۸	چوہدری فضل کریم صاحب	۳۰ "
۱۱۱۸۷	سید لال شاہ صاحب	" "
۱۵۲۸۲	محمد حنیف صاحب	" "

نمبر	نام	تاریخ
۱۵۷۴۹	چوہدری رشید احمد صاحب	۳۰ اپریل
۱۵۷۵۷	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	" "
۱۵۸۲۳	ماسٹر رحمت اللہ صاحب	" "
۱۶۲۱۳	سید محمود صاحب	" "
۱۸۵۱۲	چوہدری ممتاز نبی صاحب	" "
۲۰۴۱۴	" عطاء اللہ صاحب	" "
۲۰۴۴۲	" عبد الحی صاحب	" "
۲۰۹۲۶	کیپٹن انوار احمد صاحب	" "
۲۰۹۳۰	محمد اکبر خان صاحب	" "
۲۰۹۴۱	ملک محمد حسین صاحب	" "
۲۰۹۴۶	چوہدری عبد المومن صاحب	" "

نمبر	نام	تاریخ
۲۱۱۳۳	کیپٹن ڈاکٹر محمد اقبال صاحب	۳۰ اپریل
۲۱۲۰۰	محمد اقبال صاحب	" "
۲۱۳۱۳	ملک جلال الدین صاحب	" "
۲۱۷۴۹	شیخ محمد حسین صاحب	" "
۲۱۷۸۸	حفیظ اللہ صاحب	" "
۲۲۰۲۴	ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب	" "
۲۳۲۳۴	میاں محمد حسن صاحب	" "
۲۳۲۳۷	سیدہ شاہجہان بیگم صاحبہ	" "
۲۳۷۶۴	نصیر احمد شاہ صاحب	" "
۲۴۰۰۴	محمد شریف احمد صاحب	" "
۲۴۰۱۱	سیٹھ عبد الحی صاحب	" "

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جس مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے پتے روانہ فرمائیے۔ پتہ خوشخط ہو، ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کردینگے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

جرمنی کے اتحاد اور فوجوں کی نئی تنظیم کے متعلق روسی مراسلے کا جواب

لنڈن ۲۴ مارچ روس کی طرف سے جرمنی کے اتحاد اور فوجوں کی نئی تنظیم کے متعلق جس مراسلے میں فوری کانفرنس بلانے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس کا جواب اسی ہفتے جداگانہ مراسلوں کی صورت میں مغربی حکومتیں ماسکو روانہ کر دیں گی توقع ہے کہ اس جواب میں چار طاقتی کانفرنس بلانے کی تجویز کو مان لیا جائے گا

معلوم ہوا ہے کہ جواب میں اس بات پر بھی بہت زور دیا جائے گا کہ کسی امن کانفرنس کے بلانے سے پہلے کل جرمنی کے انتخابات کرائے جائیں۔ روس سے مطالبہ کیا جائیگا کہ وہ اقوام متحدہ کے اس کمیشن کو روسی منطقے میں تحقیقات کرنے کی پوری سہولت بہم پہنچائے جس کے ارکان پاکستان۔ ہالینڈ۔ برازیل اور آئس لینڈ کے مندوبین پر مشتمل ہیں۔ تاکہ جمہوری انتخابات کرانے کے لئے حالات کا مکمل جائزہ لیا جا سکے۔ ابھی تک مشن کے ارکان کو روس کی طرف سے اپنی اپیل کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ وہ جنیوا واپس آنیکو تیار بیٹھے ہیں (اسٹار)

اینگلو مصری گفت وشنید

لنڈن ۲۴ مارچ مقامی سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ سنیچر کو برطانوی سفیر اور وزیر اعظم مصر کے درمیان جو ۷۵ منٹ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا ہے اس بات چیت نے ایک گونہ ترقی کی ہے۔ یہ گفتگو فی الحال تحقیقاتی نوعیت رکھتی ہے۔ لیکن مصر کے غیر ملکی تعلقات کا گھر بلو پس منظر ابھی تک دہی ہے۔ کہ وفد پارٹی کے خلاف ہلال پاشا کے اقدامات کو ابھی تک وفد پارٹی نے کوئی کھلا چیلنج نہیں دیا۔ (اسٹار)

درخواست دعاء

ڈاکٹر رفیق احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن مچھ بلوچستان بوجہ عرق النساء کوئٹہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ از لاہور

کوریا میں عارضی صلح کا کمیشن

امریکہ روس کی شمولیت منظور کر لے گا

لندن ۲۴ مارچ - واشنگٹن کے بعض حلقوں کا خیال ہے کہ کوریا میں مذاکرات صلح کے تعطل کو ختم کرنے کے لئے انسپکشن کمیشن میں روس کی شمولیت کے متعلق امریکہ اشتراکیوں کا مطالبہ فالباً منظور کر لے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس کو اس صورت میں شامل کیا جائیگا کہ کمیشن کو "غیر جانبدارانہ" کہا جائے اور دیگر متعلقہ پارٹیوں کو بھی نمائندگی دی جائے۔ مغرب کی خواہش ہے کہ حقیقی غیر جانبدار مشن مقرر کیا جائے۔ مگر وہ روس کو غیر جانبدار ماننے کو تیار نہیں۔ امریکی افسروں کو کوریا کے متعلق نئی امید پیدا ہو گئی ہیں۔ اور وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اگر کمیونسٹ جنگی قیدیوں کے رضاکارانہ تبادلے کو تسلیم کر لیں۔ تو ہوائی مستقروں کی تعمیر کی مخالفت بھی کم کر دی جائے گی۔ (اسٹار)

جراثیمی جنگ کی تحقیقات

بین الاقوامی انجمن صلیب احمر نے اس امر پر رضامندی ظاہر کی ہے کہ وہ شمالی کوریا جا کر اس امر کی تحقیقات کرے گی کہ وہاں جو وبائیں پھیلی ہوئی ہیں اس کی وجہ جراثیمی جنگ تو نہیں ہے۔ جیسا کہ اشتراکیوں نے اقوام متحدہ پر الزام عائد کیا ہے۔ گو اقوام متحدہ کی کمان نے صلیب احمر کی اس پیشکش کو منظور کر لیا ہے۔ لیکن ابھی تک اشتراکی حکام نے کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ (ی۔ پی۔ اے۔ پی)

جنوری ۱۹۵۲ء میں اینگلو پاکستانی تجارت کے اعداد و شمار

لندن ۲۴ مارچ۔ اگرچہ سال رواں کے پہلے مہینے میں اینگلو پاکستانی تجارت کی کل مالیت جنوری ۱۹۵۱ء کے مقابلہ میں کم تھی۔ مگر برطانیہ نے پاکستان کو ۰۰۰،۱۰ پونڈ کا زیادہ مال برآمد کیا۔ تجارتی بورڈ کے تازہ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان سے برطانیہ نے ۳۱ لاکھ پونڈ کے قریب کا مال منگوایا ۱۹۵۱ء کے مقابلہ میں تقریباً ۱۵ لاکھ پونڈ کا مال کم آیا۔ لیکن جنوری ۱۹۵۰ء کی نسبت پانچ لاکھ پونڈ کا زیادہ مال منگوایا گیا۔

جنوری میں برطانیہ نے پاکستان کو کل ۵۱ لاکھ پونڈ کے قریب مال بھیجا ۱۹۵۰ء کے مقابلے میں اس کی مالیت تقریباً ۲۳ لاکھ پونڈ زیادہ تھی۔

(اسٹار)

اشتہار

(۱) گورنمنٹ مندرجہ ذیل تفصیل کی لادو خچریں اپریل کے آخری ہفتہ میں خرید کرے گی۔ اصل تاریخوں کی اطلاع بعد میں دی جائے گی۔

رنگ:- کوئی رنگ ماسوا بھورا۔ خمیدہ اور چتکبرا (Piebalds & skewbalds)

عمر:- ۴ سے ۱۰ سال تک

اونچائی:- ۲-۱۳ سے ۲-۱۴ ہاتھ

زیر بند:- ۵۰ انچ سے کم نہ ہو

(۲) جو تاجر اپنے جانور پیش کرنا چاہتے ہوں۔ انہیں فوراً دستخط کنندہ ذیل سے رابطہ پیدا کرنا چاہیئے اور اور خچروں کی تعداد سے اطلاع دیں۔ جو وہ مندرجہ ذیل خریداری کے مراکز میں سے کسی جگہ پیش کرنا چاہتے ہوں

۱- لاہور
۲- سرگودھا
۳- لائلپور
۴- راولپنڈی
۵- پشاور

(۳) خریداری کرنیوالے بورڈ کے ملاحظہ کے لئے مراکز خریداری تک جانوروں کو لانے اور واپسی کے اور ان کی خوراک کے اخراجات (اگر وہ رد کر دیئے جائیں) تو متعلقہ تاجروں کے ذمہ ہوں گے۔ البتہ خرید کردہ خچروں کو خرید کرنے کی تاریخ سے گورنمنٹ کے خرچ پر خوراک دی جائے گی۔

(۴) مزید تفصیلات درخواست کرنے پر مہیا کی جائیں گی۔

ڈائریکٹر آف ریماؤنٹس ویٹی اینڈ فارمز
جنرل ہیڈ کوارٹرز — راولپنڈی